

# ۲۰۱۴ء میں قادیانیوں کا ہجوم

مرزا طاہر رفیع جن لوگوں کے قبولِ احمدیت کو اس سال کا سختہ قرار دیا تھا اب وہ تحفہ مرزا نیت پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں دوبارہ داخل ہو چکے ہیں

مفت گاؤں فراہم کرنے اور مفت سائیکلوں کی فراہمی کے وعدے کئے گئے ان سب کے ساتھ اسیں یہ جہانی بھی دیا گیا کہ دینِ احمدیہ اور دینِ محمدیہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک جانب عام لوگوں میں اس سم کا آغاز کیا گیا اور دوسرا جانب جمورویہ مالی کی حکومت کو اپنی تنظیم جماعتِ احمدیہ کے رجسٹر کرنے کی درخواست دی جس میں تنظیم کا مقدمہ قرآن کی تعلیمات کو عام کرنا اور فلاح بیوو کے کام انجام دینا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جمورویہ مالی کے مسلمانوں کی تنظیم جمیعت مالی اتحاد و تقدم الاسلام کے صدر کو بھی ایک خط لکھا گیا اور اس میں جماعتِ احمدیہ کو بطور ایک تنظیم قبول کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے اپنے مقاصد کی تفاصیل سے آگاہ کیا گیا۔ اس خط میں بتایا گیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ جمورویہ مالی کے مسلمانوں کے لئے مختلف قبیل المیعاد اور طویل المیعاد قلائل مخصوصوں کی طویل فرست بھی جاری کی جو وہ جمورویہ مالی میں پایہ تھیں جملکے پہنچانا چاہتے تھے۔

جمورویہ مالی کی حکومت نے جماعتِ احمدیہ کو رجسٹر کرنے سے انکار کر دیا اور ان کی درخواست کو رد کرتے ہوئے ایک اعلان جاری کیا جس میں مسلمانوں کو خبردار کیا گیا کہ یہ امن و امان کی فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں لہذا ان سے ہوشیار رہا جائے ان لوگوں کو یہ کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائی۔

اس کے باوجود قادیانیوں نے اپنی زیر زمین سرگرمیاں جاری رکھیں اور وہ جمورویہ مالی کے دارالحکومت بنا کو ایک سو اسی کلو میٹر کے فاصلے پر ایک پچھوٹے سے قبے میں جسی کامِ جمعیتی ہے ایک ذہنی رہنمائی خدمت کرنے کو قادیانی بنا نے میں کامیاب ہو گئے۔ اس ذہنی رہنمائی جس کا ایک وسیع علاقہ پر اثر رکھتا ہے اپنے ساتھ مختلف دیناتوں کے تربیتی پیشیز ہزار مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملایا اور اس مقدمہ کے لئے قادیانیوں نے پانی کی طرح روپیہ بیالیا اور مسلمانوں کو یہ بھی پادر کرائے رہے کہ احمدیت یعنی قادیانیت اور اسلام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی شیخ کائیت کو مرزا طاہر احمد نے قادیانیوں کے سالانہ جلسے متعقدہ انہوں میں پیش کیا اور بتایا کہ ان کے ذریعے مالی میں تین سے چالیس ہزار مسلمانوں نے قادیانیت کو قبول کر لیا ہے۔ مرزا طاہر احمد نے اس کامیابی کو قادیانیت کے لئے سال کا عظیم اشان تحد قرار دیا۔



شیخ عمر رکانتے

ہو کر ان کی نظر اب افریقی ممالک پر ہے جہاں عام غربت حال معلوم کرنے کے لئے جمورویہ مالی کے دارالحکومت بنا کو بیجا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس وفد نے ۱۸ جنوری ۱۹۹۰ء سے کم فروری ۱۹۹۰ء تک جمورویہ مالی کا دورہ کیا جہاں انہوں نے جمورویہ مالی کے وزیر داخلہ جناب سینی اگونبیسا، مسلمان تھیزوں کے رہنماؤں اور سخاف شدہ مسلمانوں کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیوں کے نپاک عزم سے آگاہ کرتے ہوئے اپنی اسلامی تعلیمات پر دوبارہ ایمان لانے پر تیار کیا چنانچہ مرشد قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے باعث جو پیشیز ہزار مسلمان قادیانیوں کے جاں میں پھنس گئے تھے انہوں نے قادیانیت سے اپنی برات کا اعلان کرتے ہوئے اسلام کے تمام عقائد خصوصاً ختم نبوت پر اپنے پتخت ایمان کا اعلان کیا۔

جمورویہ مالی کا دورہ کرنے والے وفد نے پیشیز ہزار مسلمانوں کے قادیانی ہو جانے اور پھر دوبارہ اپنے دین پر واپس ہونے کی تفصیل جانتے ہوئے کہ جمورویہ مالی کے مسلمان انتہائی مظلوم الحال ہیں۔ قادیانی تنظیم اسرائیل کے یہودیوں کی مانند دنیا میں ایک قادیانی ایشت ہاتھا جاتی ہے۔ وہ کسی ایسے خطے کی خلاف میں ہیں جہاں ان کی حکومت قائم ہو گئے۔ اس کے علاوہ علاقوں میں ٹرانسپورٹ کے لئے

جموریہ مالی کا دورہ کرنے والے وفد نے بتایا کہ آج ہم پاکستان کے مسلمانوں کو یہ خوشخبری سنانا چاہتے ہیں کہ علام کرام اور تمام مسلمانوں کی دعا سے جن مسلمانوں کے قادیانیت قبول کرنے پر مرزا طاہر احمد نے قادیانیوں کے لئے نئے سال کا عظیم تحد قرار دیا تھا اب وہ تمیں سے چالیس بزرگ قادیانی قادیانیت پر لحت بھیجتے ہوئے اور قادیانیت کا طوق اپنی گردنوں سے نکال کر شیخ عمر کانتے کے ہمراہ دوبارہ داخل اسلام ہو چکے ہیں۔

وفد جموریہ مالی کے دارالحکومت بہاکو پہنچا تو سب سے پہلے اس کی ملاقات جموریہ مالی کے وزیر داخلہ جناب عیینی امگونہما سے کرائی گئی۔ اس ملاقات میں وفد نے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور جمورویہ مالی میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا جس پر وزیر داخلہ نے ختم نبوت و رسالت پر ایمان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے وفد نے بتایا کہ حکومت نے قادیانیوں کی تحریم کی وجہ پیش کئے تھے، وہی گئی درخواست مسترد کر دی ہے۔ نہم غریب ضرور ہیں لیکن اپنادین نہیں پھوڑ سکتے۔ انہوں نے وفد کی آمد پر شکریہ بھی ادا کیا بعد ازاں وفد بہاکو سے بذریعہ جیب جمعی پہنچا جہاں پہنچے کے فوراً بعد وفد نے شیخ عمر کانتے سے تفصیل ملاقات کی اور اس ملاقات میں اپنی مسلمانان عالم کی تشویش سے آگاہ کیا گیا اور دین اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو تفصیل سے واضح کیا اور دین احمدیت اور اسلام کا فرق بیان کرنے کے علاوہ قائد قادیانیت اور ائمہ سیاسی مقاصد کو شیخ کانتے پر واضح کیا گیا۔ شیخ کانتے نے بڑی ولجمی سے وفد کی گفتگو کو سنا اور حقیقت حال واضح ہو جانے پر وفد نے بتایا کہ قادیانیوں نے ہمیں بتایا کہ دین احمدی اور دین محمدی میں کوئی فرق نہیں ہے اس بناء پر ہم نے ان کی تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ اس گفتگو کے بعد طے پایا کہ لوگوں کو مجھ کر کے قادیانیوں کے عوام اور ان کے عقائد کو کھوول کر واضح کیا جائے لذا ایک بہت بڑے اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں شیخ عمر کانتے نے حاکم بلدیہ کی موجودگی میں ہمارے ہاتھوں میں باتحہ ڈال کر پوری جماعت کے ہمراہ قادیانیت سے توبہ کے الفاظ دہرائے۔ غلام احمد قادیانی، اس کے بیرو کاروں اور مرزا طاہر کی تکفیر کا اعلان کیا۔ شیخ عمر کانتے نے اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ انہوں نے ہی بجهہ تو گاؤں کے پنتیں ہمراہ سے زیادہ لوگوں کو قادیانی بٹایا تھا۔

انہوں نے کہا کہ اب ہم سمجھ چکے ہیں کہ قادیانیوں کا مدھب اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم سب قادیانیوں کے مرتد اور کافر ہونے کا اعلان کرتے ہیں، ہم لوگ ان کے دھوکے میں آگئے تھے۔ شیخ عمر کانتے کے اس بیان کے بعد تمام جماعت نے توبہ کے الفاظ دہرائے۔ اس موقع پر تمام حاضرین نے نفرہ ہائے عجیب کی گونج میں دین اسلام پر پابند رہنے کا عہد کیا۔

